خیرُ البَشَر شافعِ محشر ﷺ کی ولادت باسعادت اور پاکیزہ سیرت کا مختصر تذکرہ

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَالْحَقِّ الْمُبِينِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، الرَّحْمَةُ الْمُهْدَاةُ لِلْإِنْسَانِيَّةِ، وَالنِّعْمَةُ الْمُعْطَاةُ لِلْبَشَرِيَّةِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ**)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! ربیع الاول کا عظیم الشان مہینہ داخل ہوچکا ہے اور ہم پر ایک متبرک یادگار اور ایک مبارک تقریب گُزرنے والی ہے یعنی نبی رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخ آنے والی ہے یقیناً آپ ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ پاکباز ہیں اور سب سے زیادہ رحم وکرم والے اور سب سے زیادہ وَرَع وتقویٰ والے ہیں آپ ﷺ کی بعثت اللہ کا خاص عطیہ اور

---

(١) الحديد : ٢٨.

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مخلصانہ دعاوں کا ثمرہ ہے جنہوں نے رب کریم جل جلالہ سے اس طرح دعا کی تھی: (رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)[1]. اے ہمارے رب! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیج جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور اُنہیں پاکیزہ بنائے، بیشک تو ہی زبردست اقتدار والا اور کامل حکمت والا ہے اسی طرح آپ ﷺ کی آمد حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت کا ظہور ہے انہوں نے بنی اسرائیل کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا تھا: (وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ)[2]. اور (میں) ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہو گا، اللہ رب العزت نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی رسالت کے ذریعے حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ظاہر فرمادی نبیِ رحمت ﷺ کی پیدائش عامُ الفیل میں ہوئی تھی[3] چنانچہ حضرت قیس ابن مَخرَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری اور رسولِ اکرم ﷺ کی پیدائش عامُ الفیل میں ہوئی[4] یہ وہی سال ہے جس میں فیل یعنی ہاتھی والوں کا مشہور قصہ پیش آیا تھا اصحابُ الفیل نے

---

(١) البقرة : ١٢٩ .
(٢) الصف : ٦ .
(٣) الأحاديث المختارة :٣٤٩.
(٤) أحمد : ١٧٨٩١.

کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کا ناپاک ارادہ کیا تھا لیکن رب ذوالجلال والاکرام نے ان کے منصوبے کو ناکام بنادیا اور ان سب کو تباہ وبرباد کردیا، آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت بہت سی بشارتیں اور بہت سی بابرکت علامتیں رونما ہوئی تھیں جو آپ ﷺ کے مقام ومرتبے کی بلندی اور آپ کی عظمتِ شان پر دلالت کرنے والی ہیں آپ ﷺ کا فرمان ہے: «رَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهَا قُصُورُ الشَّامِ»[1]. میری والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا تھا کہ ان کی ذات سے ایک نور پھوٹا ہے جس سے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے

رسولِ رحمت ﷺ کی سیرت سننے کا شوق رکھنے والو! نبی رحمۃً لِّلعٰلَمِین ﷺ کی پوری حیات طیبہ پرباری تعالی جل جلالہ کی رحمتِ خاص سایہ فگن تھی آپ ﷺ کا بچپن اللہ کی رحمت وعنایت میں گُذرا پھر اپنی نوجوانی میں آپ ﷺ نے وطن اور معاشرے کی تعمیر وترقی میں کردار اداکیا اور امن ومحبت کو عام کرنے میں بھرپور حصہ لیا چنانچہ آپ ﷺ نے نبوت سے قبل ایک ایسے مُعاہدے میں شرکت کی جو عربوں کے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتماد اور قابل احترام مُعاہدہ تھا [2] یہ مُعاہدہ حِلْفُ الْفُضُول کے نام سے معروف ہے جس میں قریش کے سارے قبیلے شریک ہوئے تھے اور تمام اہل مکہ نے حق والوں

---

(١) أحمد : ٢٢٩٢١.
(٢) الروض الأنف : (٤٦/٢).

کو ان کے حقوق واپس دلانے پر اتفاق کیا تھا اور اس پر بھی اتفاق کیا تھا کہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں یا باہر سے مکہ آنے والوں میں ان کو جو بھی مظلوم ملے گا وہ ضرور اس کی مدد کریں گے اور اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ اس کو اس کے ظلم کا بدلہ دیدیا جائے [1] اس معاہدے کی بابت آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «لَقَدْ شَهِدْتُ حِلْفًا مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِ حُمْرَ النَّعَمِ، وَلَوْ أُدْعَى بِهِ فِي الْإِسْلَامِ لَأَجَبْتُ»[2]. میں ایک ایسے مُعاہدے میں شریک تھا کہ اگر اس کے (توڑنے کے) بدلے مجھے سرخ قیمتی اونٹ بھی دیے جائیں (تب مجھے اس کا توڑنا پسند نہیں) اور زمانۂ اسلام میں اگر مجھے اس قسم کے مُعاہدے کیلئے دعوت دی جاتی تو میں ضرور اس کو قبول کرتا، کیونکہ امن وسلامتی قائم کرنے اور ہم آہنگی اور رواداری عام کرنے میں یہ مُعاہدہ بہت کام آیا کیا اور ظلم وزیادتی سے لوگوں کو محفوظ رکھنے اور انسانی خاندان کے درمیان مشترکہ قدروں کو مستحکم کرنے میں بے انتہا معاون بنا ہمارے معتدل اور خالص دین نے اس طرح کے عَہد اور مُعاہدے پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا ہے خالق کائنات جَلّ جَلالُہٗ کا فرمان ہے: ﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ﴾[3]. اور تم لوگ اللہ کے عَہد کو پورا کرو جب اسکو اپنے ذمہ لازم کرلو علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یہ

---

(١) سيرة ابن هشام : (١/١٣٤).
(٢) السنن الكبرى للبيهقي : ٦/٣٦٧.
(٣) النحل : ٩١.

آیتِ کریمہ اُن مُعاہدوں کے لازم ہونے کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے جو اسلام سے پہلے کئے گئے تھے اور اسلام نے بھی ان کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے[1] نبی رحمۃ لّلعلمین ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ہر وہ مُعاہدہ جو نیکی اور تقوی میں باہمی تعاون کی دعوت دے اور حق وانصاف کی طرف بلائے[2] اس کے بارے میں اسلام کا موقف یہ ہے: «لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً»[3]. اسلام نے ایسے مُعاہدے کی پُختگی اور حفاظت میں اضافہ کیا ہے[4] اور اس کی مکمل تائید وحمایت کی ہے

نبیِّ اکرم ﷺ سے محبت کرنے والو! جب رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال ہوگئی تو خدائے عزّوجلّ نے آپ پر وحی نازل فرمائی اور آپ کو تمام دنیا جہان والوں کیلئے رحمت بناکر مبعوث فرمایا جیساکہ آپ ﷺ کا اپنی ذاتِ بابرکات کے بارے میں ارشاد ہے: «إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ»[5]. میں تو اللہ کی رحمتِ تمام ہوں جو اس نے (بندوں کو) بطور تحفہ عطا کیا ہے دنیا میں آپ ﷺ کے سراپا رحمت ہونے کی برکت ہے کہ آپ ایک ایسی سَہل اور معتدل شریعت لیکر آئے ہیں جو تخفیف اور آسانی پر مبنی ہے پس آپ ﷺ عبادات میں لوگوں پر آسانیاں فرماتے اور ان کے مُعاملَات کو ان پر سَہل

---

(١) تفسير القرطبي : (١٠/١٦٩) وممن قال بهذا: قَتَادَةُ وَمُجَاهِدٌ وَابْنُ زَيْدٍ.
(٢) شرح النووي على مسلم : (١٦/٨٢).
(٣) مسلم : ٢٥٣٠.
(٤) عون المعبود : ٦/٣٩٧.
(٥) الدارمي : ١٥.

بناتے آپ ﷺ کا فرمان ہے :«إِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ»[1]. میں اللہ کی طرف بالکل یکسو اور سہولت والی شریعت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں، دنیا کی طرح قیامت کے دن بھی آپ ﷺ کے ہمارے لئے سراپا رحمت ہوں گے آپ ﷺ ہمیں اپنی شفقت و محبت کے سائے میں میں لے لیں گے اپنی رحمت کی طرف بلا کر ہم پر ایثار وکرم فرمائیں گے اور اپنی شفاعت سے ہم کو خصوصیت عطا فرمائیں گے آپ ﷺ کا ارشاد ہے :«لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2]. ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے تو ہر نبی نے سبقت کرکے (دنیا ہی میں) اپنی اس دعا کو مانگ لیا ہے جبکہ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال رکھا ہے، رحمت اور شفاعت کا یہ معاملہ اس وقت پیش آئے گا جب قیامت کے دن ایک جماعت گھبراہٹ کے عالم میں باری باری تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوگی اور ان سے شفاعت کی درخواست کرے گی پس ہر نبی نَفْسِي نَفْسِي، فرمائیں گے اور دوسرے نبی کے پاس جانے کا حکم دیں گے یعنی سارے انبیائے کرام اپنی ذات کے تئیں فکر اور اضطراب میں مبتلا ہوں گے پھر آخر میں لوگ خیرُ البَشَر شافعِ محشر ﷺ کی

---

(١) أحمد : ٢٢٩٥١.
(٢) متفق عليه .

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ کے محبوب اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے اگلے پچھلے تمام حالات میں آپ کو مغفرت کی بشارت دی ہے آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیجئے[1] شفاعت کی حدیث میں نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمِین نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے: «فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ»[2]. پس میں (لوگوں کے پاس سے) روانہ ہوں گا اور عرش کے نیچے حاضر ہوں گا پھر اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا، اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور بہترین ثناء کے وہ الفاظ اور اسلوب منکشف فرمائے گا جو مجھ سے پہلے اس نے کسی پر منکشف نہیں کئے ہوں گے پھر رب العلمین کی طرف سے ارشاد ہوگا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو چاہتے ہو مانگو: عطا کیا جائے گا اور جو شفاعت کرنا چاہتے ہو تو کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی (یہ سن کر) میں اپنا

---

(١) متفق عليه .
(٢) متفق عليه .

سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا کہ اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت (یعنی میری امت پر رحم فرمایا جائے اور اس کو بخش دیا جائے، تو باری تعالی کی طرف سے ارشاد ہو گا کہ اے محمد! آپ اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا یعنی بلا حساب وکتاب ان کیلئے جنت کا فیصلہ کردیا گیا ہے ان کو دائیں طرف کے دروازہ سے جنت میں داخل کر دیں اور وہ لوگ اس دروازہ کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک رہیں گے یعنی اُنہیں یہ بھی اختیار رہے گا کہ وہ کسی دوسرے دروازے سے جنت میں داخل ہو جائیں بہر حال وہ سارے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد آپ ﷺ ہر اس شخص کی شفاعت کریں گے جس نے اللہ تعالی پر ایمان رکھا ہو گا اور صدق دلی سے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه» کا اقرار کیا ہو گا جیساکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ»(۱). قیامت کے دن میری شفاعت سے سب زیادہ وہ لوگ سعادت مند ہوں گے جنھوں نے اپنی طرف سے اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی ہوگی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، بلا شبہ ہم مسلمانوں کیلئے یہ بڑا عظیم اعزاز واکرام اور بہت ہی وسیع رحمت وعنایت ہے. یا اللہ یا کریم! ہم کو نبی رحمت ﷺ سے حقیقی

---

(١) البخاري : ٩٩ ، ٦٥٧٠ .

محبت نصیب فرما آپ ﷺ کی سیرت سے استفادہ کی توفیق عطا فرما اور آپ ﷺ کی سنت اور پاکیزہ اخلاق کی پیروی نصیب فرما *** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[1].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولًا، يَتْلُو عَلَيْنا آيَاتِ رَبِّنَا، وَيُعَلِّمُنا الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّينَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ میرے عزیز دوستو! اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اپنے خاص بندے اپنے خلیل اور اپنے نبی محمدِ عربی ﷺ کے مقام ومرتبہ کی اطلاع دی ہے اور ہمیں اس بات کی خبر دی ہے کہ اللہ تعالی عالَم بالا میں آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف فرماتا ہے اورآپ پر رحمت بھیجتا ہے نیز فرشتے آپ ﷺ کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اس کے بعد باری تعالی نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم بھی رحمت عالم ﷺ کی عقیدت ومحبت تعظیم وتکریم اور جلالت شان میں بکثرت دُرود وسلام پیش کرتے رہیں چنانچہ ارشاد ہے: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[(١)]. بے شک اللہ تعالی اور اسکے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر دُرود پڑھا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو پس جو شخص آپ ﷺ پر دُرود وسلام کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالی اس کے درجات بلند فرمادیتا ہے

(١) الأحزاب: ٥٦.

اس کی نیکیوں میں اضافہ کردیتا ہے اس کی مغفرت کردیتا ہے اور وہ شخص اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعا سے بہرہ وَر ہوتا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَحطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ»[1]. جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اسکی دس گناہیں معاف فرمادیتا ہے «وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ»[2]. اور اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے: «مَا صَلَّى عَلَيَّ أَحَدٌ صَلَاةً إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ»[3]. جو شخص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو اسکے دُرود پڑھنے تک فرشتے اسکے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں رسول اکرم ﷺ پر صلاۃ وسلام کی بدولت سارے غم زائل ہوجاتے ہیں اور مشکلات ختم ہوجاتی ہیں، سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں اپنا سارا دُرود آپکی خدمت اقدس میں پیش کردوں اور آپکی نذر کردوں تو میرے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ تو آپ نے ﷺ فرمایا: «إِذَنْ يَكْفِيكَ اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ»[4]. تب تو تمھیں دنیا اور آخرت

---

(١) البخاري في الأدب المفرد : ٦٤٣ .
(٢) البخاري في الأدب المفرد : ٦٤٢ .
(٣) أحمد : ١٥٦٨٩، وابن ماجه : ٩٠٧.
(٤) أحمد : ٢١٢٤٢.

کا جو بھی اہم معاملہ پیش آئے گا اللہ تعالی تمھاری کفایت فرمادے گا پھر یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ سید الکونین ﷺ پر صلاۃ و سلام کے لئے سب سے بہتر اور مبارک دن جمعہ کا دن ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ»(١). سب سے افضل دن یومِ جمعہ ہے پس اس دن کثرت کے ساتھ مجھ پر دُرود بھیجا کرو بلا شبہ تمھارا دُرود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے لہذا ہم سب کو اس ذات بابرکات پر خوب کثرت سے صلاۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرنا چاہیے جن کو باری تعالی نے بلند مقام پر فائز فرمایا ہے اور ان کو قیامت کے دن ہمارے لئے شفیع اور سفارشی بنایا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے: «أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً»(٢). قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ رہیں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجیں گے صلاۃ و سلام میں بے انتہا خیر و برکت ہے اس کی بدولت رزق میں کشادگی اور غم و فکر سے نجات ملتی ہے اور بندے کو اللہ کی مغفرت ورحمت نصیب ہوتی ہے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمین ہم کو بھی شفیعُ المذنبین ﷺ کی شفاعت نصیب فرما ہم کو دین و دنیا کی بھلائی اور کامیابی عطا

---

(١) النساء : ٥٩ .

(٢) الترمذي : ٤٨٤.

فرمادے اوراپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، وَيَا أَكْرَمَ مَنْ عَفَا، وَأَعْظَمَ مَنْ غَفَرَ؛ نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةْ بْنِ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدَّعَوَاتِ، يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ، اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُم وَالأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا، وَعَافِنَا فِي أَبْدَانِنَا، وَأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا، وَبَارِكْ فِي أَهْلِينَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَفِي كُلِّ مَا رَزَقْتَنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنا الْغَيْثَ وَلا تَجْعَلْنا مِنَ الْقانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنا، اللَّهُمَّ أَغِثْنا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا واسِعًا شامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكاتِ السَّماءِ، وَأَنْبِتْ لَنا مِنْ بَرَكاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.